Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۷ ار رجب سنہ ۱۳۹۷ھ ۵ وفا سنہ ۱۳۵۶ھش ۵ جولائی سنہ ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۴۹

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے کچھ عرصہ سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احبابِ جماعت بالالتزام دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو کامل اعجاز مانتے ہیں اور ہمارا یقین اور دعویٰ ہے کہ کوئی دوسری کتاب اسکے مقابل نہیں ہے

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدّم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (کشتی نوح صہ ۱۳)

"ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو کامل اعجاز مانتے ہیں اور ہمارا یقین اور دعویٰ ہے کہ کوئی دوسری کتاب اس کے مقابل نہیں ہے۔ مَیں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ قرآن شریف کا کوئی امر پیش کریں وہ اپنی جگہ پر ایک نشان اور معجزہ ہے۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

"وَمَا الْقُرْاٰنُ اِلَّا مِثْلُ دُرَرٍ ۞ فَرَائِدَ زَانَہَا حُسْنُ الْبَیَانِ
وَمَا مَسَّتْ اَکُفُّ الْکَاشِحِیْنَا ۞ مَعَارِفَہُ الَّتِیْ مِثْلُ الْحِصَانِ
بِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِلْمٍ وَّمِنْ عَقْلٍ ۞ وَاَسْرَارٍ وَّاَبْکَارِ الْمَعَانِیْ"

(نور الحق صہ ۶۵)

ترجمہ:۔ (۱) اور قرآن درحقیقت عمدہ اور لاثانی موتیوں کی طرح ہے اور حُسنِ بیان کی وجہ سے اور بھی اس کی خوبصورتی نکل آئی ہے۔

(۲) اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھُوئی بھی نہیں جو قرآن کریم میں مثل پردہ نشین اور پارسا عورت کے چھپے ہوئے ہیں۔

(۳) اس میں ہر وہ علم اور عقل موجود ہے جس کا تُو طالب ہے اور قسم قسم کے بھید اور نئی صداقتیں اس میں بھری ہوئی ہیں۔

پاکستان میں فوج نے ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا

اسلام آباد ۵ رجولائی (ریڈیو پاکستان) پاکستان میں مسلح افواج نے آج صبح ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے اور پیپلز پارٹی اور پی۔ این۔ اے کے تمام سرکردہ لیڈروں کو عارضی طور پر اپنی حفاظت میں لے لیا ہے جن میں سابق وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو بھی شامل ہیں۔ اِس امر کا اعلان آج صبح ایک فوجی ترجمان نے کیا۔ اُس نے کہا کہ ملک میں صورتِ حال معمول کے مطابق ہے اور ہر طرف امن و امان ہے۔ ملک میں تمام اہم تنصیبات پر فوجی جوان متعیّن کر دئے گئے ہیں۔

نائیجیریا میں احمدیہ سیکنڈری سکول امیلشہ کے طلباء کی بلینڈسٹیٹ کی سالانہ کھیلوں میں شاندار کامیابی

بلینڈسٹیٹ کے تیسرے سالانہ کھیلوں کے مقابلہ جات میں ہمارے سکول کے تین طلباء کو شاندار کھیل کا مظاہرہ کرنے پر خاص اعزاز کا مستحق قرار دیا ہے۔ چنانچہ ۲ طلبہ سونے کے تمغے کے مستحق قرار پائے اور ایک کو چاندی کے تمغہ کا مستحق ٹھہرایا گیا۔

سکول کے طلباء عبد اللہ عمر اور حمیر کو علی الترتیب لمبی چھلانگ اور تیراکی میں سونے کے تمغے ملے اور ڈفلاڈی نے تیراکی میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ یہ طلباء اپنی شاندار کامیابی کی بناء پر آئندہ ماہ کادونہ میں ہونے والے نیشنل مقابلہ جات کے لئے منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ تمغے عزّت مآب ملٹری گورنر بلینڈو نے طلبہ کو ایک خصوصی تقریب میں عطا کئے۔

قارئینِ کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سکول کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

عرفان صادق
پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول امیلشہ (نائیجیریا)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ وفا ۱۳۵۶ ہش

۵ جولائی ۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی بے اندازہ وسعت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ایک خاص صفت کا بار بار اور بتکرار ذکر کیا ہے حتیٰ کہ ایک سو چودہ مرتبہ اس کا ذکر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی تقریباً ہر سورۃ کو ہی اس خاص صفت کے ذکر کے ساتھ شروع کیا ہے۔ چنانچہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں اس صفت کا اعادہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر اس کی یہ رحمت اتنی وسیع ہے کہ اس نے عالمین کی ہر شے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے:۔

"وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ"

(الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ: اور میری رحمت تو ہر چیز پر محیط ہے۔

یوں تو ہر چیز پر اس کی رحمت محیط ہو چکی اس نے از خود اپنے اوپر یہ لازم کر رکھا ہے کہ وہ ہر چیز کو اپنی رحمت سے نوازتا رہے گا۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے:۔

"كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ"

(الانعام آیت ۱۳)

ترجمہ: اس (یعنی اللہ) نے اپنے اوپر رحمت فرض کر چھوڑی ہے۔

اور پھر اپنی اس خاص صفت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی زبان سے بھی کروایا ہے جنہوں نے اس کے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اور جو اس کے ارد گرد اس کی تعریف اور پاکیزگی بیان کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فرشتوں کے اس اعلان کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں آیا ہے:۔

"رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا"

(المومن آیت ۸)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے لیکن مومنوں کو تو وہ خاص طور پر اپنی رحمت کا مورد بناتا ہے۔ وہ ان پر بے حد کرم کرتا اور بار بار رحم سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ اپنے اس خاص سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝"

(الاحزاب آیت ۴۴)

ترجمہ: (اے مومنو!) وہی (یعنی اللہ ہی) ہے۔ جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تا کہ (اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ) وہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا ہی یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے قصوروں اور نافرمانیوں سے اکثر درگزر سے کام لیتا ہے اور اگر بندوں کی طرف سے ذرا بھی ندامت کا اظہار ہو تو وہ انھیں فوراً بخش دیتا ہے وہ سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ عذاب نازل کرنے میں بہت دھیما ہے۔ چنانچہ اپنے بارہ میں فرماتا ہے:۔

"وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝"

(البروج آیت ۱۵)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) بے انتہا بخشنے والا اور بے انتہا محبت کرنے والا ہے۔

اور اللہ تو ایسا رحیم و کریم ہے کہ اگر اس کے بندے سچی توبہ کرتے ہوئے اس کی جناب میں گر پڑیں تو اس کا رحم اس قدر جوش میں آتا ہے کہ وہ ان کے سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ رحیم و کریم خود فرماتا ہے:

"قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝"

(الزمر آیت ۵۴)

ترجمہ: (اے نبی!) تو (ان کو ہماری طرف سے) کہہ دے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے اس رنگ میں متمتع ہونے کے لئے کہ وہ سارے ہی گناہ بخش دے ضروری ہے کہ اُس کے بندے اس کی طرف جھکیں اور سچی اور حقیقی توبہ کریں اور آئندہ زندگی میں گناہوں کے قریب بھی نہ پھٹکیں اسی لئے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

"وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝"

(الزمر آیت ۵۵)

ترجمہ: اور تم سب اپنے رب کی طرف جھکو اور پیشتر اس کے کہ تم پر ایسا عذاب نازل ہو جس کے نزول کے بعد تمہاری مدد کے لئے کوئی نہ پہنچ سکے اس کے پورے پورے فرمانبردار بن جاؤ۔

سوال پیدا ہوتا ہے ایسا بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا خدا جس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے جس نے رحمت کرنا اپنے پر فرض کر چھوڑا ہے، جو بے انتہا بخشنے والا اور بے حد محبت کرنے والا ہے، جو توبہ کرنے والوں اور اُس کی جناب میں جھکنے والوں کے سارے ہی گناہ بخش دیتا ہے اور انھیں گناہوں کے بُرے اثرات سے کلی طور پر بچا لیتا ہے۔ وہ پھر بعض علاقوں یا قوموں پر عذاب کیوں لاتا ہے؟ کیا اس کا انھیں مبتلائے عذاب کرنا اس کی رحمت عامہ کے تقاضے کے خلاف نہیں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جب دیکھتا ہے کہ اس کے بندے اس کے شکر گزار ہونے کی بجائے ناشکری کے مرتکب ہونے سے کسی صورت باز نہیں آتے اور نافرمانیوں میں حد سے گزرنے میں بھی انہیں کوئی عار نہیں ہے اور دیدہ دانستہ ایسے افعال کا کمال دلیری اور بے حیائی سے ارتکاب کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو اُس کے غضب کو بھڑکانے والے ہیں اور انھیں اس کی رحمت سے دور سے دور تر لے جانے والے ہیں تو پھر وہ رحم کے جذبہ ہی کے تحت ان کی اصلاح کی غرض سے انھیں اس ناشکری اور دیدہ دلیری کی سزا دیتا ہے اس لئے کہ وہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ بھی ہے اور جب وہ پکڑتا ہے گو رحم کے تقاضے کے ماتحت پکڑتا دیر سے ہے یعنی بے انتہا ڈھیل دینے کے بعد تو اُس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ رحمٰن و رحیم اور ارحم الراحمین اپنی اس دوسری صفت کا خود ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝"

(البروج آیات ۱۳، ۱۴)

ترجمہ: یقیناً تیرے رب کی گرفت سخت ہوا کرتی ہے (کیونکہ) وہی دنیا کے عذاب کو شروع کرتا ہے اور (اگر کوئی قوم باز نہ آئے تو) بار بار عذاب لاتا ہے۔

ایسی پکڑ بھی رحم کے جذبہ کے ماتحت ہوتی ہے اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے بندے تضرع اختیار کر کے اس کے حضور میں جھکیں اور برے افعال سے باز آ کر اور نیکیاں بجا لا کر اُس کے بے پایاں فضل اور رحمت کے مستحق بنیں۔ وہ انھیں پھر اپنی رحمت کے سایہ میں لانے کی غرض سے ایسا کرتا ہے۔ البتہ یہ لوگوں پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ گرفت میں آنے پر تضرع اختیار کرتے ہوئے اس کی جناب میں جھکتے اور اپنے ناروا افعال سے باز آتے ہیں یا باز نہ آ کر اپنے آپ کو مزید گرفت کا مستحق بناتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خواہ وہ اپنی دانست میں کتنے ہی نیک کیوں نہ ہوں دائمی طور پر استغفار کرنے اور کرتے چلے جانے کا حکم دیا ہے بعض اوقات ایک انسان یا ایک قوم ایک کام کو اچھا سمجھ کر کر رہی ہوتی ہے پر وہ خدا کی نگاہ میں اچھا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں اگر وہ صدق نیت سے استغفار کرنے والی ہو تو خدا تعالیٰ اسے اس ناروا فعل سے باز آنے اور بچنے کی توفیق دے دیتا ہے اور اس طرح وہ اس کے رحم اور فضل کی مستحق بن جاتی ہے۔ اسی طرح اگر وہ ایسے ناروا افعال کی وجہ سے جن کی مضرت سے وہ آگاہ نہیں ہوتی گرفت آنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع کرتے ہوئے ایسے تمام بُرے افعال اور اقدامات کی بخشش طلب کرے تو خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ کر اسے گرفت سے اُسے آئندہ کے لئے محفوظ و مامون بنا دیتی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی حقیقت و عظمت

نماز میں سُرور و حضور کی لذّت پانے کے دس طریق

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر)

نماز ـــــ ان پانچ ارکان میں سے ایک عظیم رُکن ہے جن پر قصرِ اسلام کی رُوح نواز اور ایمان افروز عمارت کھڑی ہے۔ یہ وہ دین کا اعلیٰ ستون ہے جو مؤمن کا معراج ہے جہاں وہ اپنے خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے اور اس کے وصال کے آبِ زلال سے ہجر کی آتشِ سوزاں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ جس کے بغیر نہ زندگی کا کوئی لطف ہے نہ سرور۔ کیونکہ انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خدا کا پیار حاصل کرے اور اس کے وصال کو ہی حقیقی جنت سمجھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اس رُخ کا دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جُدا

انسانی زندگی کا یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے حصول کے لئے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے نماز کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز جانا اور عین جنگ میں بھی تیر و سنان کی بوچھاڑ میں اس کو وقت پر ادا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کی ؎

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

مگر افسوس ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت خدا تعالیٰ سے اتنی دُور جا چکی ہے کہ وہ نہ صرف نماز کی حقیقت و عظمت سے ہی غافل ہو چکی ہے بلکہ نماز کو کلّیۃً ترک کر چکی ہے۔ علامہ اقبال انہی مسلمانوں کی نماز سے بے رغبتی و بے توجگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہتے ہیں ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

(ع) وہ مسلمان ـــــ جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر اس کی حقیقت و عظمت سے نا آشنا ہیں ان کی بابت کہتے ہیں ؎

صفیں کج۔ دل پریشان۔ سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

مسجد تو بنا لی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پُرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

پھر ایک اَور جگہ کہتے ہیں ؎

مَیں یوں جو سر بسجدہ ہُوا تو ندا دی ہاتفِ غیب نے
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

صاف ظاہر ہے کہ آج کے مسلمان اسلئے نماز سے غافل ہیں کہ ان کا پُرانا پاپی دل عین سجدہ میں بھی "صنم آشنا" رہتا ہے۔ اس لئے اُن کی صفیں کج، دل پریشان اور سجدہ بے ذوق ہے اور ان میں جذبِ اندرون باقی نہیں رہا اور وہ برسوں نماز پڑھ کر بھی نماز کی لذّت اور سرور سے محروم رہتے اور خدا تعالیٰ کے حضور میں باریاب نہیں ہوتے بلکہ ستم تو یہ ہے کہ ان کا امام بھی لذّتِ حضور سے بالکل کورا اور نابلد ہے۔ علامہ کہتے ہیں ؎

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

اور غضب یہ ہے کہ علامہ اقبال تو یہاں تک تسلیم کرتے ہیں کہ آج تمام عالمِ اسلام میں ایک بھی مردِ خدا نہیں جو صاحبِ سرور ہو اور دوسروں کو سرور کی لذّتوں سے سرشار کرے۔ اس لئے وہ ایک ابراہیم کی تلاش میں ہیں جو اس صنم کو توڑے جو عین سجدے میں بھی اُن کے پُرانے پاپی دلوں پہ چھایا رہتا ہے۔ علامہ کہتے ہیں ؎

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں
ایک بھی صاحبِ سرور نہیں

پھر کہتے ہیں ؎

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنمکدہ ہے جہاں لا الٰہ الّا اللہ

صنمکدہ ہے جہاں مردِ حق ہے خلیل
یہ نکتہ وہ ہے جو پوشیدہ لا اللہ میں ہے

پس ہم جنہوں نے اس "مردِ حق" اور "ابراہیم" کو دیکھا اور قبول کیا اور اسی کے وجود کی برکت سے نماز میں سرور کی لذّت کو چکھا اور حضور کی بے بہا دولت کو پایا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ان گم گشتہ راہ مسلمان بھائیوں کو بھی نماز کی اس حقیقت و عظمت سے روشناس کریں اور ان طریقوں سے ان کو خبردار کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز میں لذّتِ سرور اور شرفِ حضور پانے کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ تا وہ لوگ بھی اس گراں بہا نعمت کو پا کر خدا کے فضل کو جذب کر سکیں۔

سو عرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے رنگ میں رنگین کر کے دنیا کی اصلاح و ہدایت کے لئے مامور فرمایا ہے۔ نماز کی حقیقت و عظمت کو عالم آشکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نماز کیا ہے؟ ـــــ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجاآوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہو جانا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات مانگنا۔ یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تُو ایسا ہے۔ تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور رقّت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور میں کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصال ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ طرح طرح کے طوق اور قماقم کے زنجیر انسان کی گردن میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ یہ دُور ہو جائیں پر وہ دُور نہیں ہوتے۔ باوجود انسان کی خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے نفسِ لوّامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں۔ گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے اس کے سوائے کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔ پس پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔ نماز کیا ہے؟ ـــ ایک دعا جو درد، سوز اور حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ یہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جاویں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔ صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش اور جلن اور حرقت کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالتِ دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۶ تا ۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے ..... جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس میں سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچیگا۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۴-۲۵۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس دلآویز رنگ میں نماز کی حقیقت و عظمت کو عالم آشکارا کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک نماز بھی ایک دعا ہے جو خدا تعالیٰ سے مہجور انسان اس کے فراق میں اس کا وصال حاصل کرنے کے لئے درد و سوزش اور حرقت و جلن سے کرتا ہے اور اس مقام محبت کو پانے کے لئے کمال مذلّت اور عاجزی اور فروتنی سے اپنے دل کو اس کی یاد میں لگا دیتا ہے اور گناہوں سے بچنے اور بدخیالات سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے حضور کبھی دست بستہ کھڑا ہو کر اور کبھی سجدے میں گر کر دعائیں کرتا ہے تا وہ مہربان آقا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۲) کو اپنی محبت اور لقاء کا زندگی بخش جام پلائے اور اپنے قرب و وصال کی بے بہا دولت سے نوازے۔

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"نماز میں کیا ہوتا ہے؟ — یہی کہ عرض کرتا ہے، التجا کے ساتھ ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نمازی کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا! یہ بغیر نماز کے ممکن ہے؟"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کرے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اُس وقت کہا جائیگا کہ اس کی نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۴۳)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک اس وقت نماز حقیقی نماز بنتی ہے جب نمازی کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک سچا اور پاک تعلق قائم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کے لئے جانِ عزیز تک قربان کرنے اور اس کی رضا کی خاطر موت قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے اور یہ وہ مقام عشقِ الٰہی ہے جس کی بابت آقائے دوجہاں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "الصلوٰۃ معراج المؤمن" — "وان المصلی یناجی ربہ" کہ نماز مومن کا وہ معراج ہے جہاں وہ اپنے خدا کی دولتِ دیدار کو پاتا اور اس سے عشق و محبت کی باتیں کرتا اور فراق کی آتشِ سوزاں کو وصل کے آبِ زلال سے بجھاتا ہے۔

نماز میں سرور و حضور کی لذت پانے کے دس طریق۔

نماز کی حقیقت و عظمت کو بیان کرنے کے بعد اب ضروری ہے کہ اب یہ بتایا جائے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی اس حقیقت و عظمت کو اپنی عملی زندگیوں میں عالم آشکارا کرنے کے لئے کن طریقوں کو بروئے کار لانے کی ہدایت فرمائی ہے اور وہ کون سے اصول و ذرائع ہیں جن کو اپنا کر ہم سرور و حضور کی لذتوں سے شاد کام ہو سکتے ہیں تا ہماری عملی زندگیوں میں اس کیفیت کو دیکھ کر بے نمازی اور غیر مسلم دنیا بھی عظمت اسلام کی گرویدہ ہو جائے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"نماز سے پیشتر ایمان شرط ہے۔ ایک ہندو اگر نماز پڑھیگا تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔ جس کا ایمان قوی ہوگا وہ دیکھے گا کہ نماز میں کیسے لذت ہے اور اس سے اوّل معرفت ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے آتی ہے اور کچھ اس کی طینت سے آتی ہے۔ جو محمود فطرت والے مناسب حال اس کے فضل کے ہوتے ہیں اور اس کے اہل ہوتے ہیں انہیں یہ فضل بھی کرتا ہے۔ ہاں یہ لازم ہے کہ جیسے دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کرے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس ارشاد میں بتایا ہے کہ نماز میں لذت یاب ہونے کے لئے ایمان دار ہونا لازمی ہے یعنی نمازی کا دل اس نشہ یقین سے سرشار ہونا ضروری ہے کہ نماز میں خدا تعالیٰ نے کیف و سرور کی لذت رکھی ہے اور میں نے اس لذت کو ضرور پانا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ جس شخص کا دل اس نشہ یقین سے تہی ہوگا وہ خاک اس لذت سے ہمکنار ہونے کے لئے کوشش اور جتن کرے گا؟

حضور اس سلسلے میں مزید فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک زہریلا اثر رسم کا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے مگر اس کے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ ۔۔۔۔۔ ضروری ہے کہ عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالا تر اور بلند ہے ۔۔۔۔۔۔ اور جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

پس ثابت ہوا کہ نماز میں لذت پانے کے لئے ضروری ہے کہ نمازی کا دل اس نشہ یقین سے بھرپور ہو کہ نماز میں خدا تعالیٰ نے ایک لذت اور سرور رکھا ہے اور اگر نمازی کا دل اس نشہ یقین سے تہی ہوگا تو اس کی حالت اس بیمار کی سی ہے جو ایک خوش ذائقہ عمدہ غذا کو بھی تلخ اور کڑوی سمجھ کر کھانا پسند نہیں کرتا مگر بحالی صحت کے لئے مجبوراً اپنے پیٹ میں اُسے ٹھونس لیتا ہے۔

نماز میں لذت یاب ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسری چیز جو ضروری قرار دی ہے وہ یہ ہے کہ ظاہری ارکان کی بجا آوری کے وقت نہ صرف ہمارا جسم ہی خدا تعالیٰ کے حضور جھکے بلکہ ہماری روح بھی محبتِ الٰہی میں گداز ہو کر ارکانِ نماز کے مطابق جھکتی اور پگھلتی چلی جائے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو تا کہ اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہیئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۹)

ان ارشادات پاک سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کو ایسے طریق سے ادا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ ظاہری جسم کے ساتھ ہمارا اندرونی جسم بھی سراپا نماز بن جائے اور جسم کا ہر حصہ روح کے ساتھ سوز و گداز میں ڈوب کر نماز کی لذت پا رہا ہو۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۳۱۷۶

میں الحاج عبد العزیز ایا بولا ابن عثمان ایا بولا صاحب قوم ... پروڈیوس بائیر عمر ۶۹ سال بیعت ۲۷/۶/۴۴ ساکن الارو نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک منزلہ عمارت مالیتی ۱۴،۰۰۰/- نیرا (واقع لیگوس) (۲) ایک سٹور مالیتی ۲۰۰۰/- نیرا (واقع الارو) (۳) ایک چھوٹا پلاٹ مالیتی ۴۰۰/- نیرا (واقع الارو) (۴) ایک عمارت واقع اوٹا مالیتی ۳۰۰۰/- نیرا (۵) پانچ ویٹنگ سکیلز اور ایک سیف مالیتی ۴۰۰/- نیرا۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۰/- نیرا ماہوار آمد بصورت پروڈیوس بائیر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۲/۲/۷۷ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: الحاج عبد العزیز ILEBA QUARTERS ILARO. (OGUN STATE P.O. Box 58, ILARO. NIGERIA.

گواہ شد: ایس آر خورشید وصیت ۲۰۱۱۵ لیگوس۔ گواہ شد: ایم احمل شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج لیگوس نائیجیریا۔

مسل ۲۳۱۷۷

میں عبد الوحید ایلو مایا ولد الفا کیلانی سو بیرنیا صاحب پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن لیگوس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۳۲/۵۰ نیرا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۵/۷۷ سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبد الوحید ایلو مایا 33 ALAFE STREET LAGOS.

گواہ شد: ایم احمل شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج لیگوس نائیجیریا۔ گواہ شد۔ ایس آر خورشید 45 Idumagbo Ave Lagos.

مسل ۲۳۱۷۸

میں وسیم احمد چوہدری ولد چوہدری غلام حسین قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن فرینکفورٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۰۰/- مارک ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: وسیم احمد THEOBALD-CRIST-11. فرینکفورٹ۔ گواہ شد: محمد اسلم طاہر رانا وصیت ۱۶۵۰۲ سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: ناز احمد ناصر وصیت ۱۵۵۹۲ فرینکفورٹ ۔ جرمنی۔

مسل ۲۳۱۷۹

میں بشریٰ عثمان خان زوجہ محمد عثمان خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ دار عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن فرینکفورٹ (جرمنی) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزن مجموعی ۲۰ تولہ مالیتی ۱۰،۰۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۸۰/- مارک (۳) حق مہر ۴۰۰۰/- (ادا شدہ) میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۴۰/- مارک ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ۔ بشریٰ عثمان خان چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا حال فرینکفورٹ۔ گواہ شد رانا محمد اسلم طاہر وصیت ۱۶۵۰۲ سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد محمد عثمان خان ۲۱۱۲۱ Esslinger Str. 12. Frankfurt - M - (خاوند موصیہ)

مسل ۲۳۱۸۰

میں رشید احمد ولد فتح دین صاحب قوم احمدی (انگلش) پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن MIDDX یوکے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۰ پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: رشید احمد 67, Cardington Sq. Hounslow Health MIDDX. U.K.

گواہ شد: نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ احمدیہ ہنسلو
گواہ شد: عبد اللطیف خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہنسلو۔

اداریہ ۔ صفحہ ۲ سے آگے

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعض سابقہ قوموں پر (جن کی طرف اس نے ڈرانے اور خبردار کرنے والے بھیجے تھے) ان کے بعض ناروا افعال اور اقدامات کی بنا پر آنے والی گرفت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

"فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ۝"

(الانعام آیت ۴۳)

ترجمہ: ہم نے انہیں اس لئے مالی اور جسمانی تکلیفوں میں گرفتار کیا تھا کہ وہ عجز اختیار کریں۔

الغرض اللہ تعالیٰ بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ وہ اگر کبھی گرفت کرتا اور مالی و جسمانی تنگیاں وارد کرتا بھی ہے تو اس لئے کہ ایسے لوگ اور ایسی قومیں اللہ تعالیٰ کی جناب میں عجز اختیار کرتے ہوئے اپنے سراسر ناروا اور ناپسندیدہ افعال اور اقدامات سے باز آ کر اپنے آپ کو اس کے بے پایاں فضل اور رحمت کا مستحق بنائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کے حضور میں تضرع ایسی چیز ہے جو خدائی گرفت اور عذاب سے بچانے اور اس کے فضل و رحمت کا مستحق بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

دعائے مغفرت

۲۲ جون کو پاکپتن جماعت کے ایک بزرگ رکن میاں وارث علی صاحب تقریباً چھ سال صاحب فراش رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین اسی روز عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ جنازہ میں چند آدمی شریک ہو سکے۔ اس لئے التماس ہے کہ ان کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں۔

(عبد الرحمان عزیز)
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پاکپتن

قائدین کرام اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے فوری طور پر مرکز میں ارسال فرمائیں (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا انعقاد

ربوہ ــ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے امسال بھی مرکزِ سلسلہ میں فضلِ عمر درس القرآن کلاس جاری ہے یہ کلاس ۲۷ احسان/جون سے شروع ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ ۳۰ احسان/جون ۱۹۷۷ء کے الفضل میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے۔ یہ کلاس حسبِ معمول مسجد مبارک میں صبح سات بجے سے پونے بارہ بجے تک جاری رہتی ہے۔ اس کلاس کے منتظمِ اعلیٰ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ہیں۔ آپ اس کلاس پر آئے ہوئے طلباء و طالبات کو وقتاً فوقتاً اپنی قیمتی نصائح سے نوازتے ہیں اور انہیں اس مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہیں جس کے لئے وہ اس گرمی میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر محض قرآن کریم سیکھنے کی غرض سے یہاں آئے ہیں۔ تمام طلباء و طالبات مسجد مبارک میں کلاس کے درس و تدریس کے پروگراموں میں دلچسپی اور شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ طالبات کے لئے پردہ کا انتظام ہے۔ درس و تدریس کے منتظم محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ہیں۔ آپ تمام طلباء کو درس و تدریس کے اوقات کے علاوہ مسجد میں ان کو اخلاقی، دینی، تربیتی اور علمی باتوں کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں نیز یہ کہ وہ اپنے اوقاتِ عزیز کو مرکزِ سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے موافق گزاریں۔ سلسلہ کے بزرگ و جید علماء طلباء و طالبات کو قرآن کریم، حدیث، کلام، تاریخِ احمدیت، عربی اسباق پڑھاتے ہیں اور روزانہ ایک علمی تقریر بھی ہوتی ہے نیز طلباء کو تقریر کی مشق بھی کرائی جاتی ہے اس کلاس کے لئے جو نصاب مقرر کیا گیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن مجید ــ سورہ انفال تا سورہ توبہ
۲۔ حدیث ــ پچاس منتخب احادیثِ نبویہ
۳۔ کلام ــ ازالہ اوہام حصہ اوّل تا صفحہ ۱۵۰
۴۔ تاریخ احمدیت ــ از وسط مارچ ۱۹۱۴ء تا مارچ ۱۹۱۶ء۔
۵۔ عربی اسباق
۶۔ علمی تقاریر

اس وقت تک مندرجہ ذیل مقررین درج ذیل عناوین پر تقاریر فرما چکے ہیں:۔

۱۔ مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب۔ قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت۔
۲۔ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی۔ اسلام کی پانچ امتیازی خصوصیات۔
۳۔ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب شاد۔ صحاحِ ستہ کا تعارف۔
۴۔ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا۔ وفاتِ مسیح ناصری۔
۵۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ امام مہدی کی علامات اور ان کے مصداق۔
۶۔ مکرم مولوی سید احمد علی صاحب۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۷۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ ختمِ نبوت کی حقیقت۔

کلاس کے بقیہ ایام میں مندرجہ ذیل علماء کرام سامنے درج کئے ہوئے عناوین پر تقاریر فرمائیں گے:۔

۱۔ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے پانچ اہم واقعات قرآن کریم کی روشنی میں۔
۲۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب منتظم اعلیٰ درس القرآن کلاس۔ قدرتِ ثانیہ اور اس کا ظہور۔
۳۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر استاذ الجامعہ۔ موجودہ بنیادی مسیحی عقائد پر تبصرہ۔
۴۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ برکاتِ خلافت

جو طلباء ربوہ سے باہر کی جماعتوں سے اس کلاس میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے ہیں ان کی رہائش کا انتظام ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ میں کیا گیا ہے طلباء کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے حفظِ ماتقدم کے طور پر انہیں ادویہ بھی استعمال کرائی جاتی ہیں۔ اسی طرح طلباء کے کھانے کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا ہے جس کے منتظم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت ہیں۔

تمام طلباء نہایت نظم و ضبط کے ساتھ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ، دارالضیافت اور مسجد مبارک میں آتے جاتے ہیں۔ نظم و ضبط کے فرائض مکرم محمود احمد صاحب بنگالی اور مکرم رشید احمد صاحب ارشد سرانجام دے رہے ہیں۔

طلباء کو روزانہ صبح نماز تہجد کے لئے بیدار کیا جاتا ہے۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد تمام طلباء مسجد حسن اقبال جامعہ احمدیہ میں درس قرآن مجید سنتے ہیں۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم اور پھر ورزش و غسل وغیرہ کے بعد دارالضیافت میں ناشتہ کے لئے جاتے ہیں اور پھر ناشتہ سے فارغ ہو کر مسجد مبارک میں پہنچ کر سات بجے کلاس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ کلاس دن کے پونے بارہ بجے تک جاری رہتی ہے۔ تدریس کے دوران طلباء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر روزانہ تین مرتبہ دس دس منٹ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات سے چیدہ چیدہ اقتباس سنائے جاتے ہیں۔ تمام طلباء تدریس سے فارغ ہو کر دارالضیافت میں دوپہر کے کھانے کے لئے پہنچتے ہیں اور پھر نمازِ ظہر مسجد حسن اقبال میں ادا کر کے دوپہر کو آرام کرتے ہیں۔

نماز عصر کے بعد مسجد حسن اقبال میں روزانہ مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوتی ہے جس میں سلسلہ کے بزرگ علماء اپنے تبلیغی واقعات بیان کرتے ہیں اور پھر سوالات و جوابات کا موقع دیا جاتا ہے۔

مجلس مذاکرہ کے بعد تمام طلباء اجتماعی کھیلوں میں شامل ہوتے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں والی بال، فٹ بال اور رنگ کھیلنے کا انتظام ہے۔ منتظم کھیل مکرم عبدالرزاق صاحب پی۔ ٹی۔ آئی جامعہ احمدیہ ہیں۔

تمام طلباء کو ہدایت ہے کہ وہ نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کریں۔ طلباء کے لئے مسجد مبارک میں درس کا انتظام کیا گیا ہے یہ درس روزانہ نماز مغرب کے بعد صرف دو منٹ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" سے ماخوذ "ہماری تعلیم" کا دیا جاتا ہے مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ یہ درس دے چکے ہیں اور اس وقت سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ یہ درس دے رہے ہیں۔

اسی طرح طلباء کی دلچسپی اور انہیں بیرونِ پاکستان تبلیغی مساعی سے روشناس کرانے کے لئے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے یکم جولائی ۱۹۷۷ء کو بعد نماز عشاء سلائیڈز دکھائیں۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف نے تمام طلباء کو احمدیت کی تاریخ کا مختصر تعارف کرایا اور بعد ازاں حضور ایدہ اللہ کے دورۂ امریکہ، کینیڈا اور فرانکفورٹ کی سلائیڈز دکھائیں اسی طرح حضرت اقدس کے مسجد ناصر گوٹن برگ کے افتتاح اور دیگر تبلیغی مساعی کے موقع پر لئے گئے فوٹوز کی سلائیڈز بھی دکھائیں۔ طالبات کے لئے اگلے دن لجنہ اماء اللہ ہال میں سلائیڈز دکھانے کا انتظام کیا گیا جو کہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ہی دکھائیں۔

امسال اس کلاس میں کل ۸٦۹ طلباء و طالبات اس وقت تک شریک ہوئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

طلباء بیرون از ربوہ	=	۲۴٦
" ربوہ	=	۱۴۳
کُل تعداد طلباء	=	۳۸۹
طالبات بیرون از ربوہ	=	۱۳۰
" ربوہ	=	۳۵۰
کُل تعداد طالبات	=	۴۸۰
کُل تعداد طلباء و طالبات	=	۸٦۹

کلاس کے امتحانات کی تاریخ دس جولائی ۱۹۷۷ء مقرر کی گئی ہے جس کے لئے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں امید ہے ۱۱ر جولائی ۱۹۷۷ء تک نتیجہ کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔

آخر میں تمام احباب جماعت سے گزارش ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ کلاس پر آئے ہوئے تمام طلباء کو قرآن کریم کے علوم سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جس غرض کے لئے یہ کلاس جاری کی گئی ہے اس غرض کو حاصل کریں اور امام مہدی علیہ السلام کے سچے حقیقی اور جاں نثار خادم بنیں۔ آمین۔ اسی طرح احبابِ جماعت ان سب منتظمین اور کارکنان کے لئے بھی دعا کریں جو نہایت مستعدی اور محنت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(نامہ نگار الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴